مقالات

محترم ڈاکٹر رانا محمد اسحاق
رئیس ادارہ اشاعت اسلام

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محترم ڈاکٹر رانا محمد اسحاق (حال مقیم ۸۰۴ گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور) مدینہ طیبہ کافی عرصہ تک مقیم رہے ـــــ زیر نظر مقالہ، جو دراصل ایک مکمل کتاب ہے، حرم مدینہ طیبہ کے سلسلہ میں موصوف کی تمام تر علمی، نظری اور تاریخی معلومات کا حاصل ہے ـــــ جسے اُنھوں نے "حرمین" سے اِس کی مناسبت کے پیشِ نظر، بغرضِ اشاعت ادارہ "حرمین" کو ارسال کیا ہے ـــــ فجزاهم الله خيرا!

یہ گرانقدر تالیف سلسلہ وار ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

شہرِ رسالت مآبؐ، مدینہ منورہ ـــــ جسے مہبطِ وحیٔ رسولِ امین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہونے کا عظیم تر شرف حاصل ہے اور جسے خالقِ کائنات، ربِّ ذوالجلال نے اپنی عنایتِ خاص سے انوار وتجلیات کا معدن، اسلامی و روحانی افکار کا مرکز ومحور اور منبعِ حق قرار دیا ـــــ اس شہرِ مقدس، طیبہ وطابہ میں حصولِ علومِ اسلامیہ کی غرض سے راقم الحروف کو ایک طویل عرصہ تک مقیم رہنے کا اعزاز حاصل رہا ـــــ اور جب وہاں کے فیوض وبرکات سے اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی آگاہی کا عزم تالیفات کی صورت میں کیا، تو منجملہ دیگر موضوعات کے "دو مقدس شہر" کا عظیم عنوان بھی شاملِ پروگرام ہوا، جس میں مکہ معظمہ، اس کی تاریخ، حج وعمرہ سے متعلقہ مقدس مقامات ـــــ اسی طرح مدینہ منورہ، اس کی تاریخ اور اس کے مقاماتِ مقدسہ کے متعلق لکھنے کا ارادہ تھا۔ لیکن چونکہ یہ ایک ضخیم کتاب کا پیش خیمہ تھا، اس لیے "دو مقدس شہر" کی بجائے ایک مقدس شہر "مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کی تالیف کا فیصلہ ہوا۔

راقم الحروف کو اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص سے اس شہرِ مقدس میں تیرہ سالہ طویل عرصۂ قیام کی

سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران شہرِ مدینہ، اس کے کونہ کونہ، گلی گلی، کوچہ و بازار، اس کے تمام مقدس مقامات، بشمول مسجدِ نبوی۔ پھر اس شہر کے تمدن و معاشرت اور قرب و جوار کے ماحول سے بھی بخوبی مانوس و متعارف ہو چکا تھا۔ علاوہ ازیں اس سلسلہ کی دیگر معلومات، مثلاً شیوخ و اساتذہ سے بیش بہا علمی مواد، تاریخِ مدینہ پر لکھی جانے والی قدیم و جدید علمی، تحقیقی کتبِ مصادر کے حصول نے اس مبارک کام کو مزید آسان کر دیا۔ چنانچہ "مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر نگارش کا ذوق توفیقِ باری تعالیٰ سے عمل میں ڈھل گیا ــــــ فللہ الحمد!

عظیم شہرِ مدینہ منورہ جسے ہجرت گاہِ رسولِ ہاشمیؐ، مدفنِ جسمِ اطہرِ رسولؐ سید البشر، محبوبِ محبوبِ ربّ العالمین، ارض اللہ، حرمِ نبوی، دارِ مصطفیٰ، دار السلام، دار الایمان، طابہ، طیبہ، دار الخلافۂ اسلام، قبۂ اسلام، مرکزِ اسلام، دار الہجرتِ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا شرف حاصل ہے ـــ جس کی محبت ہر مسلمان کے دل کا سکون ہے، اور جس کی پاسبانی و چوکیداری مقرب ملائکہ کر رہے ہوں ـــ بھلا اس شہرِ مقدس، متبرک، پاکیزہ کی ثناء خوانی کی توفیق جسے مل جائے، زہے نصیب ـــ اللہ اللہ!

لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کا ایک دیگر قابلِ غور پہلو یہ بھی ہے کہ اس شہر کے بارے شیطانِ لعین کیا لوگوں کے دلوں میں کدورت اور یا پھر غلو پیدا کر کے انہیں گمراہ کرنے کی کوشش نہ کرے گا؟

موضوع احادیث سے اجتناب:

اسی غلو نے مدینہ منورہ کے موضوع پر لکھی جانے والی کتب میں بہت سی جھوٹی من گھڑت احادیث شامل کر دیں اور اس بناء پر حقیقت کو سمجھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے ـــ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں نے اس غلو سے بچ کر محض کتاب و سنت اور صحیح تاریخی حوالہ جات سے مواد فراہم کرنے کی امکانی کوشش کی ہے۔ مسجدِ نبویؐ کی بار بار زیارت، مسجدِ قباء، بقیع غرقد، مدفنِ شہداء احد اور دیگر تاریخی، مقدس مقامات ـــ جن کا ذکر اپنے اپنے مقام پر آئے گا ـــ کو بار بار جا کر دیکھا تاکہ ان کے تذکرہ میں کوئی شرعی، علمی اور تاریخی سقم نہ رہے۔ اسی احتیاط کے پیشِ نظر میں نے اس کتاب میں کسی موضوع حدیث کو درج نہیں کیا۔ مدینہ طیبہ کے سلسلہ میں "وفاء الوفاء اخبارِ دارِ مصطفیٰ" بڑی معروف اور دستاویزی کتاب تصور کی جاتی ہے، لیکن اس

میں بھی بہت سی موضوع احادیث موجود ہیں۔

موضوع احادیث سے بچنے کی خاطر ہی میں نے ابنِ زبالہ اور واقدی کی مرویات قبول نہیں کیں، کیوں کہ یہ دونوں راوی اپنی دروغ گوئی اور جھوٹ میں معروف ہیں ــــ چنانچہ علامہ ابنِ حجر عسقلانیؒ اپنی شہرہ آفاق تالیف "تہذیب التہذیب" میں محمد بن حسن بن زبالہ (جو ابنِ زبالہ کے لقب سے مشہور ہے) کے متعلق ناقدین اور فنِ رجال کے معروف علماء کی آراء بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

- یحییٰ ابنِ معینؒ کہتے ہیں کہ واللہ، وہ ثقہ راوی نہ تھا، بلکہ کذّاب خبیث تھا۔
- امام المحدثین امام بخاریؒ فرماتے ہیں، وہ منکر و جھوٹی حدیثیں بیان کیا کرتا تھا۔
- احمد بن صالحؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے ایک لاکھ احادیث لکھیں، جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ جھوٹی حدیثیں بناتا ہے تو میں نے یہ سب لکھی ہوئی حدیثیں ترک کر دیں۔
- امام ابوزرعہؒ اور امام ابوحاتمؒ فرماتے ہیں کہ وہ "واھی الحدیث" تھا۔
- امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ وہ مدینہ کا جھوٹا آدمی تھا۔
- وھب بن وھبؒ کہتے ہیں کہ وہ رات کو چراغ کی روشنی میں جھوٹی حدیثیں لکھا کرتا تھا۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں، وہ "متروک الحدیث" تھا۔
- علامہ ساجیؒ کا بیان ہے کہ وہ امام مالکؒ کی طرف جھوٹی حدیثیں منسوب کیا کرتا تھا۔
- امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ "وہ جھوٹا راوی تھا۔"

(تہذیب التہذیب جلد ۹ ترجمہ ع ۱۶۰)

اسی طرح محمد بن عمر بن واقد، الواقدی (جو واقدی کے نام سے معروف ہے) کے متعلق "تہذیب التہذیب" میں لکھا ہے :

- "علامہ ساجیؒ کہتے ہیں، وہ بغداد کا قاضی تو تھا، مگر "متہم" تھا۔
- امام المحدثین امام بخاریؒ فرماتے ہیں، وہ "متروک الحدیث" تھا۔
- امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں، وہ "کذّاب" تھا۔
- یحییٰ ابنِ معینؒ فرماتے ہیں، وہ "ضعیف" تھا۔
- واقدی کے معروف شاگرد محمد بن سعد الکاتب (معروف بہ "ابنِ سعد کاتب الواقدی") بیان کرتے ہیں کہ وہ غزوات، سیرت اور فتوحات کا عالم ضرور تھا، مگر جھوٹی احادیث

بیان کرنے میں بدنام تھا۔

- امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے چار مشہور و معروف آدمیوں میں سے ایک وہ بھی تھا ــــ واقدی مدینہ سے، مقاتل خراسان سے محمد بن سعید مصلوب شام سے اور ابنِ عدی جرجان سے!
- ابنِ مدینیؒ فرماتے ہیں کہ اس کے پاس دس ہزار موضوع حدیثیں تھیں۔
- علامہ بزارؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے بڑا جھوٹا آدمی نہیں دیکھا۔
- امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ وہ مدینہ کے جھوٹے راویوں میں سے تھا۔
- امام ابو حاتم کے نزدیک وہ جھوٹی احادیث بنانے میں مشہور تھا۔
- امام ذہبیؒ "میزان" میں رقمطراز ہیں: اس پر کلّی اتفاق و اجماع ہے کہ وہ "واھنؔ"[۱] تھا۔

مدینۃ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذرّہ ذرّہ، گلی گلی، کوچہ کوچہ فرش راہِ رسولِ امین (صلی اللہ علیہ وسلم) رہا ہے، نیز ان پاکباز، جانثار، مہاجرین و انصارؓ، اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدومِ مبارک چھوتا رہا ہے، جن کی محبت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول، صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔ بھلا اس شہرِ مقدس کی ثناء خوانی کا حق کیسے ادا کیا جا سکتا ہے؟ ــــ لہٰذا اس حزم و احتیاط کے باوجود اگر کوئی غلطی و سقم اس سلسلہ میں باقی رہ گیا ہو تو قارئینِ کرام سے گزارش ہے کہ مطلع فرمائیں تاکہ اس کی اصلاح کر لی جائے!

اور اگر اس میں کوئی خوبی نظر آئے، تو یقیناً یہ اللہ رب العزت کا انعام و فیضان ہے، راقم کا اس میں کوئی کمال نہیں ــــ وما توفیقی الّا باللہ العلیّ العظیم!

دعاؤں کا طالب

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق

مدینہ منورہ

۱۵ ستمبر ۱۹۸۷ء

---

[۱] یعنی ایسا راوی، جس سے اخلاق یا عدالت کے خلاف عمل سرزد ہو، نیز اس کی روایت کی تصدیق کسی ثقہ راوی نے نہ کی ہو ــــ جب کہ صاحبِ عدالت وہ شخص ہوتا ہے جو فرائض و اوامر کی دیانتداری سے تعمیل کرتا ہو، منکرات و فواحش سے کنارہ کش ہو، نیز افعال و معاملاتِ عامہ و خاصہ میں طالبِ حق، غیر شرعی امور سے مجتنب ہو۔